ڈاکٹر سعید احمد صاحب قاضی
ایسوسیٹ پروفیسر شعبہ اسلامیات پشاور یونیورسٹی

قسط ۲

ابوبکر احمد بن علی الرازی الجصاص کی سوانح حیات اور افکار

ابوبکر الجصاص کے اساتذہ | ابوبکر الجصاص نے دو اساتذہ سے تعلیم حاصل کی۔ ابوالحسن الکرخی اور ابوسہل الزجاجی
ابوالحسن الکرخی۔ عبیداللہ بن الحسین بن دلال بن دلہم جو ابوالحسن الکرخی کے نام سے مشہور ہیں ۲۶۰ھ میں کرخ جدان میں پیدا ہوئے۔ وہ بغداد میں سکونت پذیر رہے اور قاضی ابوحازم اور ابوسعید البرذعی کے بعد فقہ حنفی کے امام ہیں ۵۹

فقہ میں انہوں نے ابوسعید البرذعی جو موسیٰ بن نصر الرازی کے تلمیذ رشید تھے، تعلیم حاصل کی ۶۰
اسی طرح احمد بن علی الرازی الجصاص، ابوعبداللہ الدامغانی، ابوعلی الشاشی، ابوحامد الطبری، ابوالقاسم التنوخی، ابوعبداللہ الجرجانی، ابوزکریا الضریر اور ابوعبداللہ المعتزلی جیسے بڑے بڑے علماء اور فقہاء نے ان سے فقہ کی تعلیم حاصل کی۔ انہوں نے قاضی اسمٰعیل بن اسحاق اور محمد بن عبداللہ الحضرمی سے احادیث کے دروس لئے۔ وہ بڑے بڑے محدثین میں سے ایک تھے۔ اس لئے ابوعمر الحیویہ اور ابوحفص بن شاہین جیسے علماء نے ان سے احادیث کی روایت کی۔ وہ بڑے بڑے مجتہدین میں سے تھے۔ اس لئے مشکل سے مشکل مسائل جن کے لئے قرآن و حدیث میں واضح ہدایات نہ ملتی تھیں، کا حل بڑی آسانی سے ڈھونڈ نکالتے تھے۔
ان کو ایک دفعہ قضاء کے عہدے کی پیش کش کی گئی۔ لیکن انہوں نے اس کو قبول نہ کیا حتیٰ کہ وہ ان لوگوں سے تعلقات قطع کرتے تھے جو قضاء کے عہدے پر فائز ہوتے تھے۔ انہوں نے بہت اہم کتابیں لکھیں۔ مثلاً مختصر شرح جامع الکبیر، جامع الصغیر اور اسی طرح انہوں نے ایک چھوٹی سی کتاب اصول فقہ بھی لکھی۔
۸۰ سال کی عمر میں ان کو فالج کی بیماری لاحق ہوئی۔ ان کے پاس دوائی کے لئے ایک پیسہ بھی نہ تھا۔ اس لئے ان کے شاگردوں نے شام کے حاکم سیف الدولہ بن حمدان کو مدد کی درخواست کی۔ جب ابوالحسن الکرخی کو معلوم

ہوا تو وہ رو پڑے۔ بہرحال جب سیف الدولہ کی طرف سے ایک ہزار درہم کی امداد پہنچی تو وہ قضائے الٰہی کو لبیک کہہ چکے تھے۔

وہ ۱۵ رشعبان ۳۴۰ھ کو وفات پا گئے۔ ان کی جگہ ان کے تلمیذ رشید ابو علی الشاشی مسند نشین ہو گئے وہ بڑے متقی بزرگ تھے الا یہ کہ عمر کے آخری ایام میں معتزلہ کی طرف مائل ہونے لگے تھے اور جس کی وجہ سے ان کو ہدف تنقید بنایا گیا تھا۔[۵۸]

ابو سہل الزجاجی | ابو بکر الجصاص کے دوسرے استاد ابو سہل الزجاجی تھے۔ جو ابو الحسن الکرخی کے شاگرد تھے۔ نیشاپور کے بڑے بڑے متبحر عالم و فقہا نے آپ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا۔ ان کی شخصیت بڑی مؤثر تھی۔ علمی بحثوں میں عام طور پر آپ پلہ بھاری رہتا تھا۔ جدلیات میں بڑے ماہر تھے۔ وہ شیشوں کا کاروبار کرتے تھے۔ اس لئے اس کو زجاجی کہتے ہیں وہ نیشاپور میں وفات ہوتے۔ اس کی کتاب الریاض بہت مشہور کتاب ہے۔[۵۹]

ابو بکر الجصاص کے تلامذہ | ابو بکر الجصاص کے شاگردوں میں بڑے بڑے فضلاء رہے ہیں۔ ان میں سے بعض کی مختصر سوانح عمری یہاں دی جاتی ہے۔

۱۔ الجرجانی | ابو عبد اللہ محمد بن یحییٰ بن مہدی الجرجانی جرجان کے ایک مشہور حنفی فقیہ گذرے ہیں اس نے فقہ کی تعلیم ابو بکر الجصاص سے حاصل کی اور احادیث کی روایت عبد اللہ بن اسحاق بن یعقوب البصری اور ابو احمد الغطریفی سے کی۔ ان سے ابو الحسن القدوری اور احمد بن الناطفی اور ابو سعد اسماعیل بن علی السمان الرازی اور ابو نصر الشیرازی نے احادیث کی تعلیم حاصل کی۔

وہ بغداد میں رہے اور قطیعۃ الربیع کی مسجد میں درس دیا کرتے تھے۔ اگرچہ وہ ابو بکر الجصاص کے شاگرد و رشید تھے۔ لیکن سارے مسائل میں وہ ان کے ساتھ اختلاف رکھتے تھے۔ ۲۰ رجب ۳۹۸ھ کو بدھ کے دن بغداد میں دنیا سے رخصت ہو گئے۔ امام ابو حنیفہ کے مدفن کے قریب دفن کئے گئے۔[۶۰]

۲۔ الخوارزمی | محمد بن موسیٰ بن محمد الخوارزمی بغداد کے ایک ذہین عالم رہے ہیں۔ اس نے فقہ کی تعلیم ابو بکر الجصاص سے حاصل کی۔ جب کہ ابو عبد اللہ الحسین بن علی الصیمری اور ابو القاسم مسعود بن محمد الخوارزمی نے ان سے فقہ کی تعلیم حاصل کی۔ وہ فتویٰ دینے میں بڑے ماہر تھے۔ مسائل کو حل کرنے کا خداداد ملکہ رکھتے تھے۔ اور بہید الثنی استاد تھے وہ بڑے خوددار تھے۔ اس نے کبھی کسی سے کوئی تحفہ وغیرہ قبول نہیں کیا۔ وہ ۱۸ رجمادی الاول ۴۰۳ھ کو جمعہ کے دن وفات پا گئے۔[۶۱]

۳۔ الزعفرانی | ابو الحسین محمد بن احمد بن محمد بن عبدوس بن کامل الدلال المعروف بہ "الزعفرانی" ایک ثقہ محدث اور متقی فقیہ تھے اس نے فقہ کی تعلیم ابو بکر الجصاص سے حاصل کی۔ اگرچہ مسائل میں ان کے ساتھ

اختلاف رکھتے تھے۔

اس نے احادیث کی تعلیم حسن بن علی بن محمد المصری، عثمان بن احمد السّماک، ابوبکر محمد بن الحسن بن زیاد النقاش ابوبکر محمد بن عبداللہ الشافعی اور حبیب الحسن سے حاصل کی۔ احادیث کی روایت ان سے ابوالقاسم علی بن الحسن التنوخی نے کی وہ ۳۹۳ھ میں وفات پا گئے [62]

۴۔ ابوجعفر النسفی | ابوجعفر محمد بن احمد بن محمود النسفی اپنے وقت کے مشہور فقیہہ تھے اس نے فقہ کی تعلیم ابوبکر الجصاص سے حاصل کی۔ جب کہ ان سے ابوحاجب الاستر آبادی اور ابوبکر نصر الشیرازی نے احادیث کی روایت کی۔

وہ فقہی مسائل کو حل کرنے میں دور رس نگاہ رکھتے تھے۔ اختلاف الفقہاء کے موضوع پر بڑے ماہر تھے۔ وہ بڑے متقی، حیادار اور قانع آدمی تھے۔

ابن النجار ابوحاجب محمد بن اسماعیل الاستر آبادی سے روایت کرتے ہیں کہ قاضی ابوجعفر نے بغداد میں مندرجہ ذیل اشعار پڑھے تھے۔

اقبل معاذیر من یأتیك معتذراً۔

ان برّ فیما قال او فجرا۔

فقد اطاعك من یرضیك ظاهره　　وقد اجلك من یعصیك مستترا

ترجمہ:۔ جب کوئی آپ سے معافی مانگنے آتا ہے تو اس کو معاف کر لیا کرو خواہ وہ اپنے عذر پیش کرنے میں سچا ہو یا جھوٹا۔

اگر کوئی بظاہر آپ کو راضی کرنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ حقیقت میں آپ کے سامنے سر تسلیم خم کرتا ہے اور اگر کوئی خفیہ طور پر آپ کی نافرمانی کرتا ہے وہ گویا آپ کو بڑا سمجھتا ہے۔ وہ ۱۸ شعبان ۴۱۴ھ کو بدھ کے دن وفات پا گئے [63]

۵۔ ابن المسلمۃ | ابوالفرج احمد بن محمد بن عمر بن الحسن المعروف بہ ابن المسلمۃ۔ ۳۳۷ میں پیدا ہوئے اس نے احادیث کی تعلیم اپنے والد اور احمد بن کامل سے اور فقہ کی تعلیم ابوبکر الجصاص سے حاصل کی۔ وہ ہر سال محرم کے مہینے میں ایک محفل منعقد کیا کرتے تھے۔ وہ ایک ثقہ، ذہین اور عالم تھے۔ اس کا گھر علماء کا ایک نشست گاہ تھا۔ وہ سال کے اکثر حصے روزہ رکھتے تھے۔ روزانہ ۱ پارہ قرآن پاک کی تلاوت کیا کرتے تھے اور اسی کو رات کی نماز میں دہراتے تھے۔ وہ مشرقی بغداد میں سکونت پذیر تھے وہ ذوالقعدہ ۴۱۵ھ کو وفات پا گئے۔

۶۔ کمادی | ابوالحسین محمد بن احمد بن طیب بن جعفر بن کمار الکماری قاضی واسط کے والد، عراق کے

مشہور فقیہہ ہو گذرے ہیں۔ فقہ کی تعلیم اس نے ابوبکر الجصاص سے حاصل کی۔ جب کہ احادیث کی روائت اپنے والد احمد بن طیب ابن جعفر بن کمار الواسطی اور بکر بن احمد سے کی وہ ۴۱۰ھ میں وفات پا گئے [65]

ان محدثین کی مختصر سوانح عمری جن سے ابوبکر الجصاص نے احادیث کی روایت کی۔

۱۔ ابو العباس الاصم | ابو العباس محمد بن یعقوب بن یوسف بن معقل بن سنان الاموی النیشاپوری ۲۴۷ھ میں نیشاپور میں پیدا ہوئے۔ ۲۶۵ھ میں اس کے والد یعقوب الوراق نے اس کو سارے شرق اوسط کی سیر کرائی اس دوران آپ نے ہر علاقے کے علماء اور فضلاء سے حصول علم کیا [66]

ان سے بھی بڑے بڑے علماء و فضلاء نے احادیث کی روایت کی۔ اس نے تقریباً ۷۰ سال تک اپنی مسجد میں مسلسل اذان دی۔

وہ بہرے تھے اس لئے اس کو اصم کہتے ہیں اگرچہ وہ اس نام کو ناپسند کرتے تھے [67]

وہ ربیع الآخر ۳۴۶ھ میں وفات پا گئے اور شاہنبر کے مقبرہ میں دفن کئے گئے [68]

۲۔ ابو عمرو۔ غلام ثعلب | ابو عمرو محمد بن عبد الواحد بن ابی ہاشم الزاہد المعروف بہ غلام ثعلب بڑے ذہین اور عالم آدمی تھے۔ اس نے احادیث کی روایت الکریمی (دیکھیں سمعانی، الانساب) اور موسیٰ بن سہل الوشاء اور دوسرے کثیر محدثین سے کی۔ جب کہ اس سے احادیث کی روایت ابو علی الشاذان اور دیگر کثیر محدثین نے کی۔ وہ بلا کا حافظہ رکھتے تھے۔ اگرچہ بعض روایات کی وجہ سے اس پر کذب کا الزام بھی ہے۔ وہ ۱۳ ذوالقعدہ ۳۴۵ھ اتوار کے دن وفات پا گئے [69]

۳۔ عبد الباقی بن قانع | ابو الحسین عبد الباقی بن قانع بن مرزوق ۲۶۵ھ میں پیدا ہوئے۔ اس نے احادیث کی تعلیم حارث بن ابی عثمان، ابراہیم بن الہیثم البلدی، ابراہیم الحربی۔ محمد بن مسلمہ وغیرہ سے حاصل کی۔ جب کہ اس سے احادیث کی روایت الدارقطنی۔ ابو الحسن الرزقویہ اور دیگر بہت سے محدثین نے کی۔ اس نے دور دور کے سفر کئے۔ اور بہت ساری احادیث حفظ کیں۔

احادیث کی روایت کے سلسلے میں آپ کے بارے میں مختلف روایات ہیں۔ بعض کے ہاں آپ ثقہ اور عادل محدث تھے۔ بعض کے ہاں آپ ثقہ نہیں تھے۔ دارقطنی کی روایت کے مطابق آپ غلطیاں بھی کرتے تھے اور ان پر ڈٹے بھی رہتے تھے۔

ابوبکر الجصاص کے ساتھ آپ کے خصوصی تعلقات تھے۔ آپ ۳۵۱ھ میں شوال کے مہینے میں وفات پا گئے [70]

۴۔ الطبرانی | ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر (تصغیر مطر) اللخمی (نسبت مالک بن عدی اللخم کو) ۲۶۰ھ میں طبریہ الشام میں پیدا ہوئے۔ علم حدیث کے لئے اس نے دور دراز علاقوں کے سفر کئے۔ ۱۳ سال کی عمر

میں احادیث کی تعلیم شروع کی ۔ ۱۵ سال کی عمر میں قیساریہ چلے گئے ۔ اور محمد بن یوسف الفریابی کے شاگردوں سے احادیث کے دُروس لینے لگے ۔

تقریباً ۳۳ سال وہ اپنے ملک سے باہر رہے اس دوران اُس نے تقریباً ایک ہزار اساتذہ سے احادیث کی تعلیم حاصل کی ۔ اس نے بڑی اچھی اچھی کتابیں تصنیف کیں ۔ ان میں سے معاجم ۔ معجم الاوسط اور معجم الاصغر زیادہ مشہور ہیں ۔ وہ ثقہ اور عادل محدث تھے ۔ علم الجرح والتعدیل میں بڑے ماہر تھے ۔ وہ ۱۸ ذی الحجہ ۳۶۰ھ کو ہفتہ کے دن اصفہان میں وفات پا گئے [۲۴]

۵ ۔ ابومحمد الاصفہانی ابومحمد عبداللہ بن جعفر بن احمد بن فارس ابن الفرج الاصفہانی ۲۴۸ھ میں پیدا ہوئے بڑے بڑے علماء سے احادیث کی تعلیم حاصل کی ۔ ان سے بھی بڑے بڑے فضلاء نے احادیث کی تعلیم حاصل کی وہ شوال ۳۴۶ھ میں وفات پا گئے [۲۳]

حوالہ جات

۱۔ احمد امین ۔ ظہر الاسلام بیروت، ۱۹۶۹ء جلد اول صفحہ ۴۹ ۔

۲۔ نفس المصدر

۳۔ نفس المصدر

۴۔ نفس المصدر ص ۵۰

۵۔ السیوطی : تاریخ الخلفاء کراچی ۱۹۵۹ء ص ۳۰۱

۶۔ نفس المصدر ۔ ایضاً مشکویہ تجارب الامم مصر ۱۹۱۵ء جلد دوم ص ۸۶

۷۔ ابن الاثیر : تاریخ الکامل ج ششم ص ۱۲۶

۸۔ نفس المصدر

۹۔ ابن الاثیر تاریخ الکامل ج ۸ ۔ ص ۲۱۷/۲۱۸ ایضاً معین الدین ندوی ۔ تاریخ اسلام کراچی ۱۹۷۳ء ۔ ج ۴ ص ۲۴، ۲۵

۱۰۔ تاریخ اسلام ج ۴ ص ۲۶ ایضاً الکامل ۱۸۵

۱۱۔ الکامل ص ۱۹۳

۱۲۔ نفس المصدر

۱۳۔ نفس المصدر ص ۲۱۴ ۔ ظہر الاسلام ج ا ص ۵۴

۱۴۔ ظہر الاسلام ج ۲ ۔ ص ۶

۱۵۔ نفس المصدر ص ۳۱۲

۱۶۔ الفوائد البہیۃ ص ۲۲ ۔ ایضاً ابوبکر الجصاص احکام القرآن ج ۱ ۔ مقدمہ

۱۷۔ الذہبی : تذکرۃ الحفاظ ج ۳ نمبر ۸۱،

۱۸۔ الجواہر المضیئۃ ص ۸۴

۱۹۔ تذکرۃ الحفاظ نمبر ۸۱،

۲۰۔ الجواہر المضیئۃ ص ۸۴، ۸۵

۲۱۔ تذکرۃ الحفاظ نمبر ۹۸۸

۲۲۔ الفوائد البہیۃ ۲۲ ۔ لغت نامہ ج ا ۔ ۳۰۸

۲۳۔ الفوائد البہیۃ ص ۲۲ ۔ کحالہ، معجم المؤلفین الجصاص ۔

۲۴۔ الفوائد البہیۃ ص ۲۲

۲۵- تاریخ بغداد ج ۶ صہ ۳۱۴

۲۶- الجواہر المضیئۃ ج ۱ صہ ۸۵

۲۷- تاریخ بغداد ج ۴ صہ ۳۱۴، لغت نامہ، الرازی

۲۸- الجواہر المضیئۃ ج ۱ صہ ۸۵

۲۹- السمعانی، کتاب الانساب، الجصاص

الفوائد البہیتہ صہ ۲۲- اردو دائرۃ المعارف الاسلامیہ

الجص۔

۳۰- الجواہر المضیئۃ۔ ج ۱ ۔صہ ۸۴

حاجی خلیفہ نے اپنی کتاب کشف الظنون میں احکام القرآن اور شرح مختصر الکرخی کے تحت ابوبکر الجصاص کا نام محمد بن علی المعروف بہ الجصاص الحنفی لکھا ہے جو غلط ہے۔ البتہ دوسرے مقامات مثلاً اصول الفقہ شرح آداب القضاء اور شرح الجامع الصغیر میں اس کا نام احمد بن علی المعروف بہ الجصاص الرازی لکھا ہے جو صحیح ہے۔

۳۱- نفس المصدر

۳۲- تاریخ بغداد جلد ششم صہ ۳۱۴

جیسے کہ ہم نے پہلے ذکر کیا ہے۔ علماء آزادی سے ایک امارت سے دوسری امارت نقل و حرکت کر سکتے تھے اور ابوبکر الجصاص کا سفر نیشاپور۔ الاہواز وغیرہ اسی سلسلہ کی کڑیاں ہیں البتہ ان مقامات کو ان کا سفر دیگر وجوہات سے بھی ہو سکتا ہے۔ نیشاپور انہی ایام میں حنفی مکتب فکر کا ایک بڑا امرکز تھا۔ (دیکھیں ظہور الاسلام جلد اول صہ ۲۵۹ تا ۲۶۱۔ اور یہاں کے اکثر باشندے حنفی مسلک کے پیروکار تھے اس کے علاوہ انہی ایام میں بغداد میں سنیوں اور شیعوں کے درمیان چپقلش اپنی انتہا کو پہنچ چکی تھی اس لئے ابوالحسن الکرخی نہیں چاہتے تھے کہ نوجوان ابوبکر اس فرقہ وارانہ چپقلش سے ذہنی طور پر متاثر ہو۔ اس لئے انہوں نے اس کے لئے نیشاپور جانا پسند کیا تاکہ وہ وہاں آرام سے ابوعبداللہ الحاکم جو اپنے وقت کے مشہور محدث تھے کے زیر سایہ علم حاصل کرے۔

۳۳- مقالات الکوثری ۵۲۴

۳۴- نفس المصدر۔ ابوبکر الجصاص کی سوانح عمری مندرجہ ذیل کتابوں میں پائی جاتی ہے۔

مولانا عبدالحیٔ لکھنوی۔ الفوائد البہیۃ ۲۲، بروکلمن جی۔ڈی۔ایل ضمیمہ اول صہ ۳۵۵۔ الذہبی، کتاب العبر۔

۳۷۰ ہجری۔ دھخدا علی اکبر۔ لغت نامہ طہران ۱۹۶۶، ۴۲-۱۲۴۲۔ ابن العماد۔ شذرات الذہب ۳۰۰ھ۔ ابن الجوزی، المنتظم ۳۷۰ھ۔ الجصاص۔ احکام القرآن۔ مقدمہ، ابن کثیر۔ البدایہ والنہایہ ۳۷۰ھ۔ ابن ندیم، الفہرست ص ۲۰۸، ابن قطلوبغا، تاج التراجم ص ۶، الخطیب بغدادی تاریخ بغداد جلد چہارم ص ۳۱۴۔ خیرالدین الزرکلی (بکسر الزا و الرا وسکون الکاف) الاعلام ابوبکر الجصاص، محمد زاہد الکوثری۔ مقالات الکوثری ۴۲۴، نظامی بدایونی۔ قاموس المشاہیر۔ بدایوں ۱۹۲۴، ۶۴، او۔ سپاہیز۔ اردو دائرۃ المعارف، الجصاص۔ او۔ سپاہیز۔ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام نئی ایڈیشن جلد دوم، الجصاص۔ قرشی الجواہر المفیتہ جلد اول ۸۴۔ دوم ۲۳۵، الیافعی۔ مرأۃ الجنان ۳۷۰۔

بروکلمین نے اپنی جی۔ ڈی۔ ایل ضمیمہ اول ۲۵۵ میں الجصاص کی جائے وفات نیشاپور رکھا ہے یہی غلطی او۔ سپاہیز نے اپنے مضامین جو انہوں نے انسائیکلوپیڈیا آف اسلام اور اردو دائرۃ المعارف میں دئیے ہیں، میں دہرائی ہے۔

۳۵۔ احکام القرآن، مقدمہ، ایضاً محلاوی، تسہیل الاصول ۲۲۵، ابوزہرہ امام ابوحنیفہ۔ حیاتہ... تیسری ایڈیشن ۱۹۶۰، ۳۴۳، علماء نے مجتہدوں کو چار درجوں میں تقسیم کیا ہے۔

۱۔ مجتہد فی الشرع | وہ مجتہد جو قرآن اور حدیث سے براہ راست استنباط احکام کی اہلیت رکھتا ہو اور اپنے اجتہادی فیصلوں میں کسی دوسرے شخص کی اندھا دھند تقلید نہ کرتا ہو۔ خواہ ان مسائل کا تعلق مبادیات سے ہو یا فروعیات سے۔

۲۔ مجتہد فی المذہب | وہ مجتہد جو مخصوص اصول و قواعد کی روشنی میں حنفی فقہاء کے وضع کردہ ضوابط کے تحت استنباط احکام کی اہلیت رکھتا ہو۔

۳۔ مجتہد فی المسائل | وہ مجتہد جو مبادیات اور فروعیات میں اپنے امام کی پیروی کرتا ہو۔ البتہ ان مسائل کا حل اپنی ذاتی رائے سے کرتا ہو جن کے بارے میں امام کی طرف سے کوئی واضح ہدایات موجود نہ ہوں۔

۴۔ صاحب التخریج | وہ مجتہد جو اپنے علم کی روشنی میں فروعی مسائل کے حل کی اہلیت بھی رکھتا ہو ہاں وہ مسائل ضرور ایسے ہوں جس کے لئے متقدمین نے کوئی واضح لائحہ عمل نہ وضع کیا ہو۔ البتہ وہ اپنی ذاتی اجتہاد سے امام کے کسی فیصلے پر ترجیح دے سکتا ہو۔

بعض علماء نے ابوبکر الجصاص کو مجتہد فی المذہب اور بعض نے صاحب التخریج کہا ہے دونوں فریقوں نے اپنے اپنے اقوال میں مبالغہ کیا ہے۔ وہ نہ مجتہد فی المذہب ہے اور نہ صاحب التخریج بلکہ وہ مجتہد فی المسائل ہے۔ البتہ ابوبکر ابو زہرہ کی درجہ بندی کے مطابق مجتہد فی المذہب کہلایا جا سکتا ہے اس لئے کہ یہی مجتہد فی المذہب ابن عابدین کی درجہ بندی کے مطابق مجتہد فی المسائل کے برابر ہے اس لئے اس بارے میں کسی کو

انجمن میں نہیں پڑنا چاہیئے۔

۳۶۔ اصول الجصاص ۱/۱۱۶

۳۷۔ نفس المصدر ۲/۱۳۵

۳۸۔ نفس المصدر ۱۴۵

۳۹۔ نفس المصدر ۱/۱۹۲، ۲/۱۹۲

۴۰۔ نفس المصدر ۲/۱۹۳، ۱/۱۹۴

۴۱۔ نفس المصدر ۱/۲۰۱

۴۲۔ نفس المصدر ۱/۲۰۳

۴۳۔ نفس المصدر ۲۲۸

۴۴۔ نفس المصدر ۲۲۶

۴۵۔ نفس المصدر ۲۰۷

۴۶۔ نفس المصدر ۲/۲۲۸

۴۷۔ احکام القرآن ج ۱-۹۳، ۹۴

۴۸۔ نفس المصدر

۴۹۔ نفس المصدر

۵۰۔ احکام القرآن ج ۱- ۴۲، ۴۳
سحر کی تشریح میں ابوبکر الجصاص نے معتزلہ کا نقطہ نظر اپنایا ہے مزید تفصیل کے لئے دیکھیں تفسیر روح المعانی تفسیر کشاف اور تفسیر کبیر۔

۵۱۔ نفس المصدر

۵۲۔ نفس المصدر ۴۵

۵۳۔ نفس المصدر

۵۴۔ نفس المصدر ۴۴

۵۵۔ نفس المصدر ۴۶-۴۷

۵۶۔ ابوسعید البردعی بن الحسین البردعی بغداد کے مشہور فقہاء میں سے رہے ہیں۔ اس نے ابوعلی الدقاق اور موسیٰ بن نصر الرازی سے تعلیم حاصل کی جب کہ ان سے ابوالحسن الکرخی ابوطاہر الدباب اور ابوعمرو الطبری نے حصول علم کیا وہ داؤد بن علی الظاہری کے ہم عصروں میں سے تھے۔ اور کافی حد تک ان سے متاثر ہوئے تھے۔
ابوسعید کافی عرصہ بغداد میں رہے۔ اور درس و تدریس میں مشغول رہے وہ ۳۱۷ھ میں جنگ قرامطہ میں دوسرے حاجیوں سمیت دوران حج قتل کئے گئے۔ اس کے بارے میں مزید تفصیل ۳۱۷ھ کے تحت ان ماخذ میں پڑھی جا سکتی ہے۔ جو ابوبکر الجصاص کی سوانح عمری کے بارے میں دئے گئے ہیں۔
نوٹ۔ کرخ بنی بویہ کے زمانے میں وسط بغداد میں ایک محلہ تھا اور آبادی کی اکثریت شیعوں کی تھی جہاں تک کرخ جدان جو ابوالحسن الکرخی کا مولد ہے کا تعلق ہے یہ عراق کے ایک صوبہ کا آخری قصبہ تھا اور جو عراق اور شہر زور کے درمیان ایک حد فاصل کا کام دیتا تھا (دیکھیں حموی، معجم البلدان)

۵۷۔ ابوسہل موسیٰ بن نصر الرازی محمد بن الحسن الشیبانی کے شاگرد رشید تھے۔ ابوعلی الدقاق اور ابوسعید البردعی نے ان سے فقہ کی تعلیم حاصل کی۔ انہوں نے حدیث کی روایت عبدالرحمٰن ابو زہیر سے کی۔ کہ انہوں نے ایک مشہور فتویٰ

دیا تھا کہ جو کوئی ظہر کی فرض نماز سے پہلے چار رکعت سنت مسلسل قصداً چھوڑے اس کی گواہی ناقابلِ قبول ہے۔ مزید تفصیل الفوائد البہیتہ ۱۷۲۔ الجواہر المفیتہ جلد دوم ۱۸۰، ۲۵۹، ابوبکر الجصاص احکام القرآن مقدمہ میں دیکھیں۔

نوٹ۔ موسیٰ ابن نصر الرازی کے والد کے نام کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے کسی نے اس کا نام نصر بتایا ہے کسی نے نُصَیر اور کسی نے نَصِیر۔ راقم الحروف نے نَصر کو ترجیح دی ہے۔ اس لئے کہ اس کی روایت کثرت سے ہے۔

۵۸۔ دیکھیں ۳۴۰ھ مذکورہ کتب تراجم میں۔

ابوالحسن الکرخی کے شاگردوں نے سیف الدولہ ابن حمدان کو مدد کے لئے کیوں لکھا؟ راقم الحروف کی ناقص رائے یہ ہے کہ مطیع اللہ کا وظیفہ صرف دو سو درہم تھا جو بمشکل اس کے ذاتی اخراجات کے لئے کافی ہو سکتا تھا۔ اس لئے وہ ابوالحسن الکرخی کی مدد نہیں کر سکتا تھا۔

دوسرے یہ کہ معز الدولہ بنی بویہ شیعہ تھا اس لئے ابوالحسن الکرخی کے شاگردوں نے اس سے مدد کی درخواست مناسب نہ سمجھی۔ سیف الدولہ اپنے وقت کا سب سے زیادہ جواد حاکم تھا اور سُنّی بھی تھا اس لئے انہوں نے مدد کی درخواست اس سے کی اور جس کی منظوری اس نے فوراً دے دی۔

۵۹۔ الفوائد البہیہ، ۶۵ تاج التراجم نمبر ۲۷۷ تاریخ بغداد جلد ششم ۸۹-۹۳۔ کتاب الانساب، الزجاجی، الجواہر المفیتہ جلد دوم ۲۵۴۔

۶۰۔ الفوائد البہیتہ ۱۶۳، المنتظم ۳۹۰ھ۔ تاریخ بغداد جلد سوم ۳۳۴۔ الاعلام۔ ابن مہدی الجرجانی۔ الجواہر المفیتہ جلد دوم ۱۴۳۔

۶۱۔ الفوائد البہیتہ ۱۶۲۔ کتاب العبر جلد سوم ۴۵۳ھ المنتظم ۴۵۳ھ۔ شذرات الذہب ۴۵۳ھ البدایہ والنہایہ گیارہویں جلد ۴۵۳ھ، مرآۃ الجنان ۴۵۳ھ

۶۲۔ الفوائد البہیتہ ۱۲۷، تاریخ بغداد جلد اول ۲۶۵۔ الجواہر جلد اول ۶۔ جلد دوم ۳۱۲۔ السمعانی۔ کتاب الانساب، الزعفرانی۔

۶۳۔ الفوائد البہیتہ ۱۲۹، المنتظم ۴۱۳ھ۔ الجواہر جلد دوم ۲۴، ۲۵۔ السمعانی۔ الانساب۔ النسفی

۶۴۔ البدایہ والنہایۃ۔ بارہویں جلد ۱۷، المنتظم ۴۱۵ھ

۶۵۔ الفوائد البہیتہ ۱۲۷-۱۲۸، الجواہر المفیتہ جلد اول ۸۵۔ جلد دوم ۱۳، ۳۴۲ السمعانی۔ الانساب۔ کماری۔ کماری احمد بن طیب کے پردادا جو ابوالحسین کے والد اور قاضی واسط کے دادا کی طرف منسوب ہے۔

۶۶۔ تذکرۃ الحفاظ۔ جلد سوم نمبر ۸۶ (۸۳۵) البدایہ والنہایہ ۳۴۶ھ۔ حموی۔ معجم البلدان جلد سوم ۳۶۲۔

باقی ص ۳۱ پہ

وضو قائم رکھنے کے لئے جوتے پہننا بہت ضروری ہے ہر مسلمان کی کوشش ہونی چاہیئے کہ اس کا وضو قائم رہے۔

سروس انڈسٹریز

پائیدار۔ دلکش۔ موزوں اور واجبی نرخ پر جوتے بناتی ہے

سروس شوز

قدم قدم حسین قدم قدم آرام